فون نمبر ۲۶۱۳۵ ۶۰۶ رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷۷۱

سالانہ دوستی صرف چار روپیہ ۱۸ پیسے

ترسیل زر کا پتہ

منیجر کاکوری اخبار امین آباد لکھنؤ

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

روزنامہ

ایڈیٹر

جلد نمبر (۳) ۱۵ دسمبر ۱۹۶۲ء ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۸۲ھ شمارہ نمبر (۷)

نعت

از ڈاکٹر مصطفیٰ احسن علوی

یہاں کیسے خوش و خرم مکیں معلوم ہوتے ہیں — غموں کے دن مدینے میں نہیں معلوم ہوتے ہیں

وہ میدان قیامت اور حرمت وہ رسولوں کا — وہ آگے آگے ختم المرسلیں معلوم ہوتے ہیں

جو تاج خسروی پہنے ہیں اقلیم نبوت میں — محمد رحمۃ للعالمیں معلوم ہوتے ہیں

ہدایت جن سے نالاں تھی ضلالت جن پہ نازاں تھی — وہ سب اب رہبر راہ یقیں معلوم ہوتے ہیں

وہی کل تک جنھیں اپنے پرائے بُرا کہتے — تعالی اللہ اب کتنے حسیں معلوم ہوتے ہیں

تصور مرحبا! چوکھٹ ہے سرکار دو عالم کی — یہی چوکھٹ پہ ہم رکھے جبیں معلوم ہوتے ہیں

لب اپنے جالیوں پر گنبد خضرا کے سائے میں — مزے کچھ زندگی کے اب یہیں معلوم ہوتے ہیں

ہوائیں شرک کی اکھڑیں گھمنڈ میں کفر کی ٹوٹیں — سلام ان پر وہ ختم المرسلیں معلوم ہوتے ہیں

عجب دستور محبوبی کہ ادناہم فاعلاهم — نئے آئین الفت کے یقیں معلوم ہوتے ہیں

وہ کون آیا کہ شمعیں بجھ گئیں بزم رسالت کی — وہ نور اولیں و آخریں معلوم ہوتے ہیں

مدینہ آگیا ابھریں ہاں آخر ایک اک کر کے — وہ سب ارماں جو دل میں تہ نشیں معلوم ہوتے ہیں

یہاں والی ہیں خوشبوئیں نسیم باغ رضواں سے — ہوائے خلد کے جھونکے یہیں معلوم ہوتے ہیں

بڑا دار الشفا یثرب ہے جس کے ایک نسخہ سے — یہ دیکھو زخم دل دل میں کہیں معلوم ہوتے ہیں

گنہ کر کے نڈر ہوں کس کے بل پر اور ہوتے ہو — مجھے تو بس شفیع المذنبیں معلوم ہوتے ہیں

ہے بس فریاد جینا اور مرنا عشق میں ان کے
وہ جو دل میں بڑے سند نشیں معلوم ہوتے ہیں

پھر سن لیجئے :-
تمام خریداران کا چندہ سالانہ دسمبر میں ختم ہو چکا۔ اپنی پہلی فرصت میں چندہ روانہ فرمائیں۔ پاکستانی حضرات اپنے چندے مقررہ جگہوں پر روانہ فرما کر رسید ہمیں بھیجیں ورنہ اخبار ہم نہ بھیج سکیں گے۔

آئندہ اشاعت میں ہم بقایاداروں کے نام کا اعلان کرینگے جیسا ہمیں متعدد حضرات نے بار بار لکھا ہے کہ ان لوگوں کے نام کیوں نہیں شائع ہوتے جنھوں نے دو سال سے چندہ نہیں دیا ہے ان کو کیوں اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ ہمیں ہمارا ضمیر اب بھی ملامت کر رہا ہے کہ ہم ان حضرات کے اسماء گرامی شائع کر کے مطعون کریں۔ مگر کیا کریں صورت ایسی آن پڑی ہے کہ اگر خاموش رہتے ہیں تو اخبار ختم ہوتا ہے نہیں لکھتے ہیں تو اخبار بند کرنا پڑے گا۔ کہاں تک بار پر بار برداشت کیا جا سکتا ہے۔ بہتر تو یہی تھا کہ خود بقایاداران اپنی اس کمزوری کو محسوس کر لیتے مگر اس کی فرصت کس کو ایڈیٹر ہی مورد الزام ہوگا

اب ہم اندر عاشقی غم ہائے بالائے دگر

ہم یہ بھی بار بار لکھ چکے ہیں۔ لمبے چوڑے مضامین ہوں یا لمبی نظمیں ہوں یا غزلیں برائے مہربانی ارسال نہ فرمائیں اخبار میں صفحات محدود ہیں۔ بعد میں سوائے اس کے کہ عدم اشاعت کی شکایت پیدا ہو اور کچھ حاصل نہ ہوگا صفحہ اول میں تو ۹ یا ۱۰ اشعار سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔

تین جواب طلب سوالات :-

ہم سطور لکھ چکے تھے کہ صبح کی ڈاک سے ایک مراسلہ عظیم الدین صاحب علوی پاکستان کراچی سے موصول ہوا جس میں ہم سے تین اہم سوالات کئے گئے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ تنقید آج بھی کسی حساس قلب میں احتساب کرنے کا جذبہ تو پیدا ہوا۔

نمبر (۱) آپ نے اپنے اداریہ "آخری لمحات" میں تحریر کیا ہے کہ اگر پاکستانی بھائیوں کو اخبار کی فنائیت کا سہرا اپنے ہی سر لینا ہے تو مبارک ہو ان کو۔

(۲) اخبار کا سال ۱۵ دسمبر کو ختم ہو جاتا ہے۔

(۳) جملہ خریداران کا چندہ دسمبر میں ختم ہو چکا

محترم بھائی مجھے معاف کریں گے اگر میں یہ لکھوں کہ آپ نے جا بجا اشارہ و کنایہ میں لکھا ہے۔ میرا روئے سخن صرف بقایاداران کی طرف رہا ہے اور بقایا پر ہی زیادہ زور دیا۔ محترم اخبار ۱۵ دسمبر سے نکلا ہے۔ لہذا ۱۶ دسمبر کو ہی چندہ واجب الادا سمجھا جاتا ہے ایک بڑی غلط فہمی یہ پڑ گئی ہے کہ شاید اخبار کی قیمت ایک سال گذر چکنے کے بعد ادا کیا ہوتی ہے حالانکہ دنیا کا عام قاعدہ ہے کہ زر چندہ پیشگی جمع ہوتا ہے دوسرے اکتوبر و نومبر کا خریدار دسمبر سے خریدار سمجھا جائے گا ہاں اگر جنوری کا خریدار ہے تو اس سے دسمبر تک کے پرچوں کی قیمت منہا کی جائے گی اور ۱۵ دسمبر سے باقاعدہ خریدار ہوگا۔

اسی آخری لمحات میں ہم نے مثال کے طور پر مشرقی پاکستان کے معزز خریداروں کو مخاطب کیا ہے دہندگی اور نادہندگی کا ہم نے کہیں بھی نام نہیں لیا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ صحیح معنوں میں یہ نادہندگی نہیں ہے بلکہ لیت و لعل اور بے خبری اور بے حسی کا ادنیٰ نمونہ ہے۔ آپ خود غور فرمائیے کہ کسی کو اتنی فرصت بھی نہیں ملتی کہ دفتر ہی میں بیٹھے بیٹھے چار چھ پیسے کا کارڈ لکھکر اپنے رسید نمبر ہم کو بھیج دیں اگر آپ حقیقتاً محسوس نہ فرماتے تو رسیدات اپنی صفائی میں روانہ نہ کرتے اخبار کی زندگی کے آپ ہی ایسے مخلص و ہمدرد ہستیاں ہیں۔ اگر آپ ہی بے توجہی برتنے لگیں تو اخبار کے ختم ہونے کی ذمہ داری سے کیا آپ مستثنیٰ ہو سکتے ہیں

یہ صحیح ہے اور اصول بھی یہی ہے کہ ایک ماہ پہلے تحریری اطلاع دیدی جائے۔ یہ بھی ہمیں بدرجہ اتم یقین و وثوق ہے کہ آپ ایسے

ایسے مہمان وطن کو کاکوری اخبار سے قلبی لگاؤ ہے دل چسپی ہی نہیں ہے
خدارا آپ تعاون دیجئے مقامی ذمہ داروں کو چندہ کی وصولیابی
میں۔ ایک تنہا آدمی خواہ احسان احمد ہوں یا کوئی دوسرا فرد ہو۔ اکیلے
کام کا بار نہیں اٹھا سکتا۔ تاوقتیکہ دلچسپی رکھنے والے تعاون نہ کریں
میں پھر یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میرا ارادہ نکلنے کا صرف
باقی داران سے تھا۔ اور فرداً فرداً ہندوستان میں بلکہ پاکستان میں
تحریر کیا اثر کر سکتی ہے جب تک مقامی لوگ امداد و مالی نہ کریں۔ اب
چند ہم خیال حضرات سے مشورہ فرما کر مقامی طور پر انتظام فرما دیں
ہم کو اس کا موقع ہی نہ ملنے پائے کہ قلم اٹھانے پر مجبور ہوں۔

نسل بندی کیمپ

جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا کہ ۲۹، ۳۰ نومبر کو کاکوری میں کے
اسپتال میں دو دن کیمپ رہا۔ کامیابی جیسی توقع تھی وہ حاصل نہ ہو پائی
۳۲ کیس ہو جانا اتنے بڑے بلاک میں امید افزا نہیں۔ وجوہ کئی ہو سکے
زیادہ اہم یہ ہوئیں۔ اول تو ہمیں کہتے ہوئے قلق ہے کہ بلاک نے اپنی
ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کیا اور یہی عدم تعاون نمایاں کامیابی میں
حائل رہا۔ بلاک پرمکھ صاحب نے تو اپنی حاضری بھی ضروری نہیں سمجھی
اگرچہ بلاک پرمکھ کی حیثیت میں ان پر براہ اسکیم پر پورا اس کیمپ کی
ذمہ داریوں کا بار قانوناً ہے جب کیمپ خود ان کے بلاک میں ہو
بی۔ ڈی۔ او صاحب پہلے دن ضرور شریک تھے مگر اتفاق سے ۲۹ نومبر
ہی کو انھیں ایک اہم میٹنگ میں قلعہ محمدی نگر جو کاکوری بلاک میں شامل ہے
جانا تھا لہذا مجبوری و معذوری کا اظہار فرما کر روانہ ہو گئے۔ ہمیں تو پورے
کیمپ میں خال ہی خال بلاک والے دکھائی دیئے ہیلتھ وزیٹر
ضرور موجود تھیں گو وہ بھی الگ تھلگ۔ اگر لکھنؤ سے عملے والے نہ
آ گئے ہوتے تو شاید چند نفوس بھی دیکھنے میں نہ آتے۔ اسپتال کے
ذمہ دار ضرور اپنی ذمہ داری محسوس کر رہے تھے ہمارے خیال میں اگر
بی ڈی او پنچایت، پنچایتوں کے پردھان، بلاک پرمکھ اور

پلاننگ والوں سے تعاون کرتے۔ ہر گرام پردھان اپنے یہاں کوشش
کرتا تو ریکارڈ بنا سکتے تھے خود قصبہ میں اگرچہ وعدے بہت سے
لوگوں نے کئے تھے نام بھی فہرست میں داخل کرائے تھے مگر چند گندم نما
جو فروشوں نے مذہبی فتووں کا رنگ دے دیا جب سے پبلک خصوصاً مسلم
پبلک بھڑک اٹھی۔ پھر فیملی پلاننگ کے ذمہ داروں نے جس محنت سے
دوڑ دھوپ کی۔ خصوصاً سسٹر گل ذمہ دار مسز دوگا دیکھی جن کو اپنی
خرابی صحت کی وجہ سے صاحب نے زیادہ چلنے پھرنے یا زیادہ کام کرنے
کی ممانعت کی تھی۔ دیہات دیہات دوڑیں۔ قابل تعریف ہیں۔ اور
ان مجبوریوں کو دیکھتے ہوئے ۳۲ کیس ہو جانا کاکوری کے کارکنوں
کی یقیناً کامیابی ہے ورنہ حالت تو یہ ہو گئی تھی کہ ایک ترشیل دو کر
جب ایک دیہات میں پہونچا تو گاؤں کی عورتیں اپنی زبان میں گالیاں
دیتی ہوئی مارنے کے لئے دوڑیں۔ وہ کسی طرح جان بچا کر بھاگا۔

قابل توجہ بی ڈی او

ہم کو ہمارے ایک دیہاتی رپورٹر نے ایک رپورٹ بھیجی تھی
مگر چونکہ ہم اس کی تصدیق نہ کر پائے تھے اس لئے شائع نہ کر سکے تھے۔ یہ
یہ معلوم ہونے کے بعد کہ بلاک خود عاجزی کا رروائی کر رہا ہے ہم نے روک
لیا تھا۔ اب خود ذمہ داروں سے پتہ چلا ہے کہ خود بی ڈی او کی کاکوری
اسی شخص راجکمار نے بھلیا کے پل پر راستہ میں رست روک لی تھی۔ اور آدھ
گھنٹے تک ان کو رکنا پڑا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بولنے کا نگریسی
ساتھی نگم صاحب بھی کچھ ہمنوائی اور حمایت کر رہے تھے ہمیں تعجب ہے
یا تو ان کے کانوں تک غلط اطلاعات پہونچائی گئی ہیں یا غلط سمجھا گیا ہے
ہم بی ڈی او صاحب سے صاف عرض کر دینا چاہیں گے کہ آپ نئی نئی
تشریف لائے ہیں ابھی پوری واقفیت نہ ممکن ہے ہمارا یہ دیہاتی خطہ شہر
کی قرب کی وجہ سے ضرورت سے زیادہ رومان پرور ہے اس قسم کے تجربات
کبھی کبھی ہوتے رہتے ہیں۔ لیڈر خصوصاً جن کو دیہات میں تعینات
کیجئے ان پر کڑی نگرانی رکھئے راجکمار ایسے بہت سے راہ میں نظر آئیں گے فی الحال
مصلحت وقت یہی ہے کہ بھلیا ایسے شرپسند توڑ دیئے جائیں تاکہ زیادہ
کارروائی ثابت ہونے کے بعد واقعہ ہم قصداً شائع نہیں کر رہے ہیں۔

پاکستانی ڈاک

بیگم محمد حامد صاحب انصاری فرنگی محلی کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ اپنی بھاوج بیگم ظفر علی صاحب کے سانحہ انتقال کی خبر پا کر اپنے بھائی کے ہمراہ کراچی ہو گئیں ایک دو دن قیام کے بعد ڈاکٹر منہاج صاحب کے ساتھ پشاور چلی گئیں ابھی ان کا قیام ماہ ڈیڑھ ماہ پشاور میں رہے گا

وجیہہ الدین صاحب (داماد مولانا نظام الملک مرحوم) کو ۳ ماہ ہوئے حادثہ پیش آگیا تھا جس سے ان کی ٹانگ پر پلاسٹر چڑھا دیا گیا تھا اب معلوم ہوا ہے کہ صحت یاب ہو گئے ہیں. انھوں نے اس خوشی میں اپنے گھر پر ایک محفل میلاد شریف منعقد کی جس میں ان کے بہت سے اعزا خصوصی نے شرکت فرمائی۔

نقی علی صاحب علوی کے دوران الکشن جو سر میں چوٹ آگئی تھی خدا کا شکر ہے اب ٹھیک ہے ان کے بڑے صاحبزادے وصی اللہ کو آٹھ دن سے مسلسل بخار آ رہا ہے مگر دو دن البتہ بہتر ہو گئی ہے طبیعت پہلے سے سکون پذیر ہے.

زبیدہ بیگم محمد آصف علی صاحب جن کو ابھی جناح اسپتال میں داخل کیا گیا تھا اب الحمد للہ زخم مندمل ہونے کے بعد گھر واپس آگئیں ہیں اگرچہ علاج ابھی جاری ہے.

سفر ڈھاکہ معتبر ذرائع کی اطلاع ہے کہ مقتدی حسن صاحب علوی ۲۳ر نومبر شام کو ڈھاکہ بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہونے ہیں موصوف کو مشرقی پاکستان کے تاجران کتب نے بلایا ہے آپ تاجران کتب کے سالانہ اجلاس میں شرکت فرمائیں گے بعد میں صوبہ کے مشہور مقامات کا دورہ بھی کریں گے اپنی تجارت کو فروغ دینے کے سلسلے میں تاجروں سے ملیں گے آپکا قیام ۱۵ یوم تک پاکستان مشرقی میں رہے گا

رضیہ صاحبزادی محمود علی مرحوم کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ ۱۰ر نومبر سے بہت تیز بخار آ رہا ہے. ڈاکٹر کاشف صاحب علوی معالج ہیں طبیعت پہلے سے بہتر ہے ان سے پیشتر جن ڈاکٹر کو دکھایا گیا تھا ان سے طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی. بخار ۱۰۴ اور ۱۰۵ تک پہونچ گیا تھا. اب طبیعت پر سکون ہے.

حادثہ حمید علی صاحب علوی کے یہاں سے اطلاع ملی ہے کہ ان کے بڑے لڑکے اختر کو سخت حادثہ پیش آگیا معلوم ہوا ہے کہ لڑکا چولھے میں ہوا بھر رہا تھا کہ یکایک چولھے سے تیل کی ایک دھار کسی اور رخ سے نکلی اور لڑکے کے تمام جسم پر پڑ گئی. بیان کیا جاتا ہے کہ چہرے کے سوا جسم کا کل حصہ اس گرم تیل سے نہ بچا بہت بری طرح جل گیا ہے فوراً ڈاکٹر کو رجوع کیا گیا اب معلوم ہوا کہ تکالیف میں کمی قدرے ہے علاج جاری ہے

نور فاطمہ جیدن بیگم سراج الدین صاحب انسپکٹر پولیس کراچی آج چار دن سے شدید ملیریا میں مبتلا ہو گئیں بخار ابھی اترا نہیں. اگرچہ ڈاکٹر اطمینان دلاتے ہیں. پھر بھی پریشانی ہے خدا کرے کہ طبیعت جلد درست ہو جائے کمزوری زیادہ ہو گئی ہیں.

مولانا محمد حسن صاحب علوی: تازہ اطلاع ملی ہے کہ ۲۰ر نومبر کو موصوف پر قلبی دورہ کا حملہ ہوا فوراً احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں جس سے مرض پر قابو پا لیا گیا. آج نامہ نگار نے خود دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اب قلبی تکلیف میں کمی ہے.

طاہرہ نظامی کے صاحبزادے (نواسہ شبیر احمد علوی مرحوم) عزیز لالا سخت نمونیہ میں مبتلا ہو گیا تھا ایک ہفتہ سخت تکلیف رہی اب الحمد للہ اچھا ہے. علاج جاری ہے.

شادی خانہ آبادی

جناب کبیر الدین صاحب کرمانی جن کا عقد ۱۵ر اگست ۱۹۶۴ء کو محترمہ تسنیم اختر صاحبہ کے ساتھ ہو چکا تھا رسم رخصتی ۱۲ر نومبر ۶۴ء بروز پنجشنبہ بوقت ۸ بجے شام بمقام ملیر کینٹ کراچی عمل میں آئی. بارات کا انتظام پہلے ہی سے شد و مد کے ساتھ شروع ہو چکا تھا. دولہا کی بہنیں اور جگری دوست ایک دن پہلے سے مدعو تھے بارات کا انتظام ڈاکٹر شمیم بانو کرمانی کے دوست کے گھر پر کیا گیا تھا. آخری شام کو بارات سجنا شروع ہوئی. بہنوں اور بھائیوں نے سہرا باندھا. احباب کے جلوس میں دولہا موٹر تک آیا

کار جو بہت ہی خوبصورت پھولوں سے احباب نے سجائی تھی گھر سے روانہ ہوئی ۵ بجے بارات عروس کے گھر پہونچی۔ دولہا مسند پر بٹھایا گیا۔ جہاں خوردونوش کا بعد بہت ہی پرتکلف عصرانہ دیا گیا۔ اسی دوران میں احسان احمد علوی صاحب نے سہرا سنایا جو حاضرین محفل نے بہت پسند فرمایا۔ ابھی لوگ جانے کی تیاری کر ہی رہے تھے کہ ہزل پند دور شروع ہو گیا۔ سجاد الحسن صاحب بیتاب اور احسان احمد صاحب احسان نے اپنے تازہ کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ تقریباً ۵½ بجے مراسم رخصتی انجام پائے۔ دولہن جب کار میں بٹھائی گئی تو خاندانی روایت کے مطابق اذان دی گئی۔ یہ رسم دہلی اور فتحپور میں بزرگوں سے چلی آرہی ہے۔

دعوت ولیمہ شادی کے دوسرے دن کبیر الدین صاحب کی طرف سے ایک شاندار پرتکلف دعوت دی گئی جس کا انتظام محمد عارف صاحب علوی کے دولت کدہ پر کیا گیا۔ بنگلہ کو رنگین قمقموں سے سجایا گیا تھا دعوت میں تقریباً سب ہی اعزا و معززین شہر اور احباب کی کافی تعداد شریک تھی یہ واقعہ ہے کہ دوستوں نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ کام کیا حسن انتظام کی تعریف نہیں کی جا سکتی۔ تقریب کا سلسلہ تقریباً ۹ بجے رات تک رہا۔ اس کے بعد مہمان دولہا کو مبارکباد دیتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس ہونے لگے ہم اس پرمسرت موقع پر کبیر الدین صاحب کے جملہ اعزا و قریب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

گلہائے خلوص و محبت

اپنے عزیز ترین مخلص دوست جناب کبیر الدین صاحب کراں کی تقریب شادی کے پرمسرت موقع پر

نتیجۂ فکر احسان احمد صاحب علوی احسان کاکوروی

خدا کی شان سے کیا زرنگار ہے سہرا
کہ سر پہ رحمت پروردگار ہے سہرا

بہ افتخار سراپا وقار ہے سہرا
شمیم باغ و فضا کی بہار ہے سہرا

مسرتوں میں ہے روح میاں شفیع الدین
خدا نے عیش سراپا بہار ہے سہرا

لبوں پہ موج تبسم دلوں میں جان خوشی
فضائے چمن تو چمن کی نکھار ہے سہرا

مطلع اختر نوشاہ مدار ہے دنیا
بجا امید نے کا نگار ہے سہرا

نئی شمیم محبت دلہن شمیم اختر
اسی کے حسن کا آئینہ دار ہے سہرا

نفس نفس گل تر کی مہک سے ہے مسرور
قدم قدم پہ نسیم بہار ہے سہرا

جو سرفراز ہوا جبین نوشہ سے
اسی لئے تو قدم پر نثار ہے سہرا

شباب اور مکمل شباب پھولوں پر
بہار اور مکمل بہار ہے سہرا

دعائیں دے کے یہ بولے میاں سمیع الدین
جہاں تابش لب و رخسار ہے سہرا

نثار کیوں نہ ہوں بھائی یہ حضرت جانی
کہ ان کے بھائی کا صد افتخار ہے سہرا

چمک دمک سے ہے خیرہ نظر نظر کا جمال
شعاع مہر سے یوں ہمکنار ہے سہرا

ہے گیسوؤں کی شکن پر شکن یہی کہتی
کہ ذوالفقار رخ زلف یار ہے سہرا

نکاح پڑھ کے یہ منے میاں نے فرمایا
خدا کے فضل سے کیا زرنگار ہے سہرا

ہیں شاد قدسیہ عذرا و شمسیہ بانو
نگاہ حسن کا امیدوار ہے سہرا

خوشی سے پھولوں کا قاسمی ہیں ذبیح بھی
کمال حسن سے یوں ہمکنار ہے سہرا

نعیم اختر بیتاب ہو گیا ہے کبیر
اسی لئے تو یہ باغ و بہار ہے سہرا

بہت ہی خوش ہیں دیکھ کر جنید اور افضال
جہانِ حسن کا وہ شاہکار ہے سہرا
نظر شرمگیں ہے رخِ شمیم پہ آج
حجابِ حسن کا پروردگار ہے سہرا
دعا ہے پیارے میاں کی لبِ پیاری دلہن
یہی پیار دولہن کی بہار ہے سہرا
عقیل، طارق و سجاد، اعتقاد و حسن
ہر ایک دوست کے دل کی پکار ہے سہرا
سجِ شان مسیحی سے جلوہ فرما ہے
نگہِ جم سے عشرت پہ بار ہے سہرا
نظر سے ہم کو پلا آج جام مینائی
صراحیاں لئے بے اختیار ہے سہرا
وصیہ، اسما، زہرہ میں بزم کی تزئین
اٹھائے تو گلِ بہار ہے سہرا
ریاض عشرتِ شاہی سے رنگ لیا ہیں
مسرتوں سے تب ہی ہمکنار ہے سہرا
یہ گنگنا کے بولی رضا اقبال اے ریاض سنو
عروس چہرہ گل کا نکھار ہے سہرا
کہا یہ حضرت کاشف نے روشن آرا سے
ادا شناس عروسِ بہار ہے سہرا
ہیں والدہ کی دعائیں لئے بہار آئی
کلی کلی سے گلِ خوشگوار ہے سہرا
دولہن کو دیکھ کے بولے جمیل عزت سے
رخِ حسین پہ بہت خوشگوار ہے سہرا
رہے ہمیشہ مبارک تمہیں دولہن
کہ جیسے آج تمہیں سازگار ہے سہرا
تمام بھائی بہنیں اور عزیز شاداں ہیں
تو دوستوں کے لئے اک بہار ہے سہرا

خدا کرے کہ پسند آئے وہ دولہن کو
کہا تو ہم نے بہت زور دار ہے سہرا
کیا ہے ہم نے ادا دوستی کا حق اے دوست
کرو گے یاد جہاں یادگار ہے سہرا
اب اور کیا کہے احسان یہ حقیقت ہے
سکونِ دل کو نظر کو قرار ہے سہرا
الٰہی تا بہ ابد ان کو شاد ہی رکھنا
نصیب دونوں کا عمر نوجوان رکھنا

(بقیہ صفحہ ۳) حالاتِ وطن

مبارکباد اور پچھلی یاد

کاکوری اخبار کے تازہ پرچہ میں برادر عزیز کمال بھائی سلمہ کی شادی خانہ آبادی کی خبر پڑھ کر مجھکو بے انتہا مسرت ہوئی عمومی انیل محمد صاحب عباسی کی خدمت میں بمقام لکھنؤ تو اپنا ہدیۂ مبارکباد بذریعہ ملک کی معرفت بھیج چکا ہوں مگر پاکستان کا پتہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے ہمشیرہ عزیزہ حمیدہ سلمہا و نیز اپنی کل بہنوں و بہنوئیوں اور خود شادی ہی بمن نوشاہ اور نوشاہ کے خسر صاحب کو فرداً فرداً بذریعہ ڈاک نہیں بھیج سکتا ہوں لہذا ازرہ کرم اعزا میری معذوری و مجبوری کو معاف فرماتے ہوئے میرے اس کاکوری اخبار کے ذریعہ سے بھیجے ہوئے ناچیز ہدیۂ مبارکباد قبول فرمادیں۔ ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

دولہن کے والد صاحب قبلہ یعنی اختر حسین صاحب اور ان کی والدہ محترمہ نے مجھکو تو ضرور بھلادیا ہوگا مگر میں ان حضرات کو بالکل نہیں بھول سکتا ہوں اختر صاحب کو بمقام تحصیل جنڈ یا ضلع الہ آباد جبکہ ان کے والد صاحب مرحوم وہاں نائب تحصیلدار تھے اور میرے والد صاحب مرحوم بھی وہیں تحصیل میں ایک معزز عہدہ پر مامور تھے کہ وہ ۱۹۲۶ یا ۱۹۲۷ء میں کھلایا ہے اختر صاحب غالباً اس وقت صرف تین سال کے تھے ان کو ایک لڑکا جھنگیلا نامی کھلایا کرتا تھا۔ وہ قصداً ان کو چھیڑنے کیلئے کبھی کبھی چھپ جایا کرتا تھا جب ان کے پوچھنا تھا کہ جھنگیلا کہاں گیا تو یہ اس کو تلاش کر کے اور پا کر بہت خوش ہوا کرتے تھے اور اپنی بچپن کی ٹوٹی پھوٹی دلکش زبان میں ہنسکر یہ فرمایا کرتے تھے "یہ تا جھنگیلا (جھنگیلا) بجاتا ہے۔ یہ کیا جھنگیلا بجاتا ہے!" اختر صاحب اب خدا کے فضل سے ماشاء اللہ صاحب اولاد ہو چکے ہیں مبارک ہو۔ افسوس محترم سید حسن صاحب قبلہ اس تقریب پر اپنی اولاد کو سرفراز کرنے کے لئے دنیا میں نہیں رہے۔ دعا ہے کہ رحمن ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے
دنیا و آخرت میں بارہ ملک

حالات وطن

اظہار تشکر: میں کامل خاں درانی اپنے ان تمام احباب مخلصین اور اعزا کا تہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے میری کامیابی پر بذریعہ تار خطوط یا زبانی اظہار مسرت فرمایا ہے۔ مالک غیر یا پاکستان اور بھارت سے جن دوستوں نے تار یا خطوط ارسال فرمائے ان کا فرداً فرداً جواب دینا شاید ممکن نہ ہو پائے لہذا اخبار کے ذریعہ سب حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ احسان فراموشی ہوگی اگر آخر میں ان اپنے مخلصین اور احباب کی دلسوزی اور محنت کا شکریہ ادا نہ کروں جنھوں نے اپنے قیمتی وقت کو میرے لئے صرف کیا۔

(ٹاؤپ کاوسیی بوک) کامل خاں درانی

ایڈیٹر کاکوری کو جو خطوط موصول ہوئے ہیں ان میں تو بعض بھائیوں نے قدم کو اٹھا اور آگے بڑھا دیا کہ کامل خاں کی کامیابی خبر دکل خاک ساء ایڈیٹر کی کامیابی تصور فرما ڈالی حالانکہ یہ کامیابی کارکنان کی نہیں کہی جاسکتی خود ان کے خلوص و محبت ساتھ دلسوزی اور محنت ہے جس نے باشندگان قصبہ کو بتا دیا۔ اور اکثریت سے کامیابی مل گئی۔ بہر حال ایڈیٹر نے اپنا دوستانہ فرض ادا کیا۔ ان تمام احباب مخلصین کا شکر گزار ہوں جنھوں نے پرخلوص محنت کی داد دی۔ (ایڈیٹر)

منتخب کمیٹی نے حلف وفاداری اٹھایا۔

آج ۳۰ دسمبر ۱۹۶۴ء کو ٹاؤن ایریا کمیٹی کی پہلی میٹنگ اپنے ذاتی دفتر واقع لستی رام کشر منعقد ہوئی۔ پوری کیبنٹ نے حلف وفاداری اٹھایا۔ حلف وفاداری کا متن حسب ذیل ہندی میں لکھا ہوا تھا: "میں کامل خاں چیرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی کاکوری بہ حلف عہد کرتا ہوں کہ آئین بھارت اور حکومت وقت کا سچے دل سے وفادار رہوں گا اور اپنے فرائض کو سچائی اور ایمانداری سے ادا کرتا رہوں گا۔"

ہمارا اسٹاف رپورٹر موجود تھا۔

پوری کیبنٹ:۔ کامل خاں درانی چیرمین۔ ظہیرالدین۔ محمد حمید سری پال۔ رام کشن۔ رگھوناتھ۔ حافظ اول احمد۔ اجودھیا۔ مرزا عبداللہ بیگ۔ محمد سلیم۔ دبیر حسن۔ گل اسلام۔

آخر میں چیرمین نے اپنی مختصر تقریر میں تعاون کی اپیل کی۔ ممبران نے اپنے پورے تعاون کا یقین دلایا۔

کمال عباسی (صاحبزادہ اوصاف علی صاحب عباسی) پچھے وطن کا ہونہار ادیب ہے اپنے اسکول کے میگزین کا منتظم، انشا پرداز مزاحیہ نگار ہے اس کے علاوہ آپکے مضامین رسالہ دکن اور ریاست حیدر آباد میں برابر چھپتے رہتے ہیں۔ آپ ۱۹۴۸ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم یہیں حاصل کی اور ملند کالج کے دسویں طالب علم ہیں اور اسکول کے نامور ادیب دکن میں اچھی شہرت کے مالک ہیں کاکوری اخبار کو اس پر فخر ہے کہ وطن کے ایک کمسن ادیب نے ترقی کی جانب قدم بڑھایا ہے۔ (مبصر کے قلم سے)

شمس الدین علوی صاحب محترم بھائی بدرالدین صاحب علوی گرامی سے فرماتے ہیں کہ شمس الدین علوی جو اس وقت تک گوا یا رام پی الیکٹرک بورڈ میں بحیثیت اسسٹنٹ انجینیر کام کر رہے تھے اللہ کا شکر ہے کہ ان کا انتخاب ٹریننگ کے لئے کر لیا گیا ہے اور وہ کورٹ یا اس کے بعد ٹریننگ کیلئے بھیج دیے گئے کوریا میں کہا جاتا ہے کہ بہت بڑا پاور ہاؤس بن رہا ہے۔ روسی ماہرین کی نگرانی میں ہے۔ ٹریننگ جو ایک سال کی ہوگی ختم ہونے کے بعد ترقی کے قوی امکانات ہیں۔ خدا کرے کامیاب ہو جائیں۔

چودھری شہاب احمد صاحب کے بارے میں مشرقی پاکستان کی ایک نجی تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ جو اتنک چیف میرین انجینیر کے عہدہ پر کام کر رہے تھے اب ڈائرکٹر پورٹ بنا دیا گیا۔ ہم موصوف کو اس عہدہ جلیلہ پر فائز ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ (اسی طرح سے نجی تحریر ہمیں ذمہ دار ہے کہ)

لئیق الدین صاحب علوی پرنسپل آب ریزر کے عہدہ پر ترقی پا گئے ہر دو خبروں کی تفصیلات ابھی تک موصول نہیں ہوئی ہیں۔

روف الدین صاحب علوی۔ خبر ملی ہے کہ موصوف کو گورنمنٹ اسی ڈیوٹی پر جس پر وہ کام کر رہے ہیں کم از کم ۳ سال ولایت تبدیل کر دیا ہے احکامات مل چکے ہیں۔ عنقریب موصوف کے لندن روانگی ہو جائے گی۔

عازمین حج:۔ ساجدہ بی بی، بیگم شاہ علی حید تلنگانہ رقیہ بیگم مع دو عورتوں کے آج پانی کے جہاز سے بمقصد حج روانہ ہو گئیں ۲۰ دسمبر کو بمبئی سے روانہ ہو جائیں گی۔

غلام حسنین صاحب حیدری مع بیگم صاحبہ کے فیض اللہ قریشی صاحب بنزلوی کے یہاں نمبر ضلع سورت تشریف لے گئے ہیں۔ حیدری صاحب خود یا کُن کا تصور رکھتے ہیں۔ ادھر ہی سے روانہ ہو جائیں گے بیگم صاحبہ انشاءاللہ کچھ دن قیام کے بعد واپس آ جائیں گی۔

علالتیں:-

والدہ شاہ مصطفےٰ حیدر صاحب۔ محترمہ کو پچھلے ہفتہ پھر دورہ پڑ گیا۔ صالح عبدالمجید صاحب کو حالات سے مطلع کیا گیا، دواؤں میں تبدیلی کی ہے۔ کمزوری زیادہ ہے باری تعالیٰ صحت کلی عنایت فرمائے۔

والدہ عبدالواسع صاحب علوی: جیسے جیسے سردی بڑھ رہی ہے موصوفہ کو درد کی تکلیف بڑھ رہی ہے۔ ڈاکٹر سرور بستوی صاحب کو اطلاع کی گئی۔ دواؤں کا استعمال ہو رہا ہے مگر پاؤں میں بھی سوجن ہو گئی ہے چلنے پھرنے میں تکلیف ہے۔

اہلیہ جناب مصطفےٰ حیدر صاحب دوران ہفتہ میں موصوفہ کو پھر دورہ سر کی تکلیف ہوئی تھی۔ ڈاکٹر عارف کی تجویز کردہ انجکشن اور دواؤں کا استعمال برابر ہو رہا ہے سلسلہ عرصہ سے چل رہا ہے طبیعت صاف نہیں ہو پا رہی ہے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

اہلیہ شاہ حبیب حیدر قلندر: محترمہ کی طبیعت اس ہفتہ خراب رہی ہے دو تین دن سے بخار اور کھانسی نے شدت پکڑ لی۔ کمزوری تو در کنار نقاہت اس درجہ پہنچ رہی ہے کہ نشست و برخاست ناممکن ہو چکی ہے اور دوائیں تک سر کا ابھی تکلف ہو رہا ہے۔ باری تعالیٰ رحم فرمائے اور صحت عطا کرے۔

حبیب احمد عرف جمال حبیب نواسہ شاہ حبیب حیدر قلندر ۶ اکتوبر سے ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہو گیا ہے چودھویں دن بخار معالج کی انتہائی دوا دوش سے اترا۔ ۳۰ نومبر کی اطلاع کے مطابق ڈاکٹر صاحب نے کھچڑی دی ہے اگرچہ ابھی زیادہ محنت کی ممانعت ہے مگر چونکہ ۲۰ دسمبر سے اشرف الغل کا ششماہی امتحان شروع ہو رہا ہے لہٰذا ۳ دسمبر سے اسکول جانے پر مصر ہے بعد کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ اسکول جانا شروع کر دیا۔ دواؤں کا استعمال ابھی جاری ہے۔

اشتیاق علی صاحب عباسی سابق انجینئر ضلع پریشد آگرہ اپنی آنکھ کے آپریشن کے سلسلے میں ۲۹ نومبر ۶۲ء سیتاپور روانہ ہو گئے جہاں اسپتال میں داخلہ ہو جائے گا۔ اور غالباً تیسرے چوتھے دن آپریشن ہوگا ہماری دلی دعا ہے کہ موصوف کا آپریشن کامیاب ہو اور خدا کرے روشنی آ جائے۔ موصوف نے داہنی آنکھ کا آپریشن اس سے پیشتر لکھنؤ میں کرایا تھا جو ناکامیاب رہا۔ اور بینائی عود نہیں کی تھی ایک سال سے زائد ہو گیا ہے کہ رخصت پر ہیں۔

مدرسہ اسلامیہ کاکوری کے امتحانات

ذمہ داران اسکول نے اطلاع دی ہے کہ امسال مدرسہ کے امتحانات ۱۰ شعبان سے شروع ہو رہے ہیں۔ سابق منیجر صاحب نے امتحانات یکلخت اڑا دئے تھے خبر ہے کہ ممتحن باہر سے بلانے کی کوشش ہے ہمارے خیال میں چونکہ چھ سات سال کے بعد یہ قدم اٹھایا جا رہا ہے لہٰذا اس مرتبہ باہر کے ممتحن کو بلانا زیادہ مناسب نہیں۔ اس سے انکار نہیں کہ موجودہ افسر مدرس نجم الدین صاحب احیائی اور منیجر صاحب اسکول نے بڑی حد تک اسکول کی خامیوں کو دور اور درست کر لیا ہے پھر بھی پہلے ہی سال غیر ممتحن کو بلانا کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

ایک اعلان افسر مدرس صاحب مدرسہ اسلامیہ کی طرف سے کیا گیا ہے جو نظر کے سامنے ہے۔

۱۰ شعبان ۱۳۸۲ھ بروز شنبہ مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء مدرسہ اسلامیہ کا سالانہ امتحان شروع ہونے جا رہا ہے لڑکے اپنا سبق خوب محنت سے یاد کریں کامیاب لڑکوں کو انعامات دئے جائیں گے اول آنے والوں کو خصوصی انعام دیا جائے گا۔

نجم الدین احیائی

عبدالقدیر صاحب علوی نے تین انعامات کا اعلان فرمایا ہے:-

۱۔ تو سب سے زیادہ حاضری رکھنے والے بچے کے لئے دوسرے سال میں

۲۔ کھیلوں کے لئے ہوگا۔

۳۔ ایک کپ جو لڑکا سب سے زیادہ انعامات سال بھر میں حاصل کرے گا۔ پا دے گا۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ادارہ زری کاکوری آپ کی محبوب اور دلپسند قلمہائے انبہ دستیاب کر سکتی ہے۔

سعید احمد علوی پرنٹر و پبلشر نے سرفراز پریس میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار کاکوری سے شائع کیا۔ کاکوری ضلع لکھنؤ